السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکے نے کسی لڑکی سے ناجائز تعلقات استوار کیئے جس کے تیجہ میں ناجائز حمل قرار پاگیا، ان کے والدین کو اس حرکت کا علم تھا۔ اب حمل ضائع کر کے لڑکے اور لڑکی کے اصرار پر ان کا نکاح کر دیا گیا ہے تاکہ عدالت کی گرفت میں نہ آسکیں۔ واضح رہے کہ نکاح دونوں والدین کی اجازت اور رضامندی سے ہوا ہے کیا ایسا نکاح کرنا شرعاً جائز ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید میں جہاں والدین کے حقوق بیان کیئے گئے ہیں وہاں ان کے فرائض وواجبات کی نشاند ہی بھی کی گئی ہے انہیں اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم وتربیت کا بندوبست کریں۔ اپنا گھریلو ماحول صاف ستھرا اور پاکیزہ رکھیں، معاشرتی برائیوں کے سلسلہ میں اپنی اولاد کی کڑی نگرانی کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ''دیوث'' پر لعنت فرمائی ہے اور اس پر جنت کے حرام ہونے کی وعید سنائی ہے جو اپنے گھر میں برائی دیکھ کر اسے ٹھنڈے پیٹ برداشت کر لیتا ہے۔ لڑکیوں کے متعلق تو خاص ہدایت ہے کہ ''جونہی مناسب رشتہ ملے ان کا نکاح کرنے میں دیر نہ کی جائے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی کہ ''تین کاموں میں دیر نہ کرنا، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب لڑکی کے لئے مناسب رشتہ مل جائے تو اس کا نکاح کرنے میں لیت ولعل سے کام نہیں لینا چاہیے۔'' حدیث میں یہ بھی ہے کہ ''اخلاقی اور دینی طور پر مناسب رشتہ ملنے کے باوجود اگر کوئی ''بلند معیار'' کی تلاش میں دیر کرتا ہے تو وہاں ضرور فتنہ فساد رونما ہوگا۔'' صورت مسئولہ میں ہم اس حقیقت کا نمایاں طور پر مشاہدہ کرتے ہیں کہ والدین کو اولاد کی اس حرکت شنیعہ کا علم ہے۔ اس کے باوجود خاموش تماشائی کی حیثیت اختیار کیئے ہوئے ہیں۔ آخر اس بدکاری پر نوبت یکبار نہیں پہنچ جاتی، بلکہ اس سے پہلے کچھ مقدمات اور ابتدائی محرمات ہوتے ہیں جو بدکاری کے راستہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ اس مقام پر ہمارا سوال یہ ہے کہ بدکاری کے مقدمات، محرکات اور اسباب کے سدباب کے لئے والدین نے کیا کردار سرانجام دیا ہے۔ قرآن پاک نے نہ صرف زنا سے روکا ہے بلکہ اس کے ابتدائی محرکات کا بھی راستہ بند کیا ہے اور ان تمام شرمناک افعال سے منع کیا ہے جو بدکاری کا سبب بن سکتے ہیں۔ ان ابتدائی گزارشات کے بعد ہم صورت مسئولہ کا جائزہ لیتے ہیں کہ صفائی کے بعد والدین کی رضامندی سے جو نکاح ہوا ہے وہ شرعاً درست اور جائز ہے۔ اب انہیں چاہیے کہ اللہ کے حضور نہایت عاجزی اور ندامت کے جذبات سے توبہ کریں اور آئندہ اس قسم کی نازیبا حرکات سے اجتناب کرنے کا عزم کریں وگرنہ قرآن مجید کی رو سے یہ بھی صحیح ہے کہ ''بدکار مرد، ناہنجار عورت سے ہی نکاح کرتا ہے۔'' [۲۴/النور: ۳]

پھر اس سلسلہ میں جن مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑے گا وہ بہت سنگین ہیں، اس لئے بہتر ہے کہ توبہ کر کے اپنی آئندہ زندگی کو پاکیزہ کریں اور خوش اسلوبی سے بقیہ ایام گزارنے کا عزم رکھیں۔ توبہ کرنے سے سابقہ گناہ نہ صرف معاف ہوجاتے ہیں بلکہ اگر اخلاص ہو تو پہلے گناہ نیکیوں میں بدل جاتے ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی وضاحت موجود ہے۔ [۲۵/الفرقان: ۷۰]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:2 صفحہ:351**